بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھیل میں شرط لگانے اور نعرۂ تکبیر بلند کرنے کا حکم

سوال:

پیر طریقت رہبر شریعت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں لڑکے آپس میں والی بال کھیلتے ہیں اور اس میں جُوا یعنی (شرط) بھی لگاتے ہیں اور پھر اسی گیم کے دوران تکبیر کے نعرے بھی لگاتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مناسب ہے یا نہیں؟ باحوالہ جواب دیجیے گا۔ جزاک اللہ خیراً

سائل: محمد جنید، ڈیرہ غازی خان

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[۱]: کھیل کے لئے انعام مقرر کرنے یا شرائط لگانے کے حوالے سے درج ذیل تفصیل ملاحظہ فرمالیں۔ اس سے جائز اور ناجائز شرائط کا حکم واضح ہو جائے گا۔

(۱) کھیل میں مختلف ٹیمیں انٹری فیس کی مد میں پیسے جمع کرواتی ہیں اور شروع ہی سے یہ بات طے ہوتی ہے کہ اس رقم میں سے جتنی رقم ٹورنامنٹ کے اخراجات کے لیے خرچ ہو گی وہ نکال کر باقی ماندہ رقم جیتنے والی ٹیم کو دیں گے۔ یہ صورت جُوا ہے جو کہ ناجائز ہے۔

(۲) کھیل میں حصہ لینے والی ٹیموں نے انٹری فیس کی مد میں پیسے جمع کرائے لیکن یہ بات شروع میں طے نہیں ہو کہ اسی رقم سے اخراجات نکال کر باقی رقم جیتنے والی ٹیم کو دی جائے گی بلکہ یہ بات طے کیے بغیر ہی رقم جمع کرلی جائے۔ اسی میں سے کھیل کے اخراجات پورے کیے جائیں۔ جو رقم بچے وہ ٹورنامنٹ میں شریک تمام ٹیموں کی رضامندی سے جیتنے والی ٹیم کو دے دی جائے تو یہ صورت جائز ہے۔

(۳) دو ٹیموں کے کھیل کھیلا اور شرط یہ طے ہوئی کہ جو ٹیم بھی کھیل ہار جائے گی وہ جیتنے والے کو اتنی رقم دے گی۔ یہ شرط دو طرفہ ہوتی ہے اس لیے ایسی شرط لگانا بھی ناجائز ہے۔

(۴) دو ٹیموں نے کھیل کھیلا اور شرط یہ طے ہوئی کہ اگر ٹیم ”A“ ہارے گی تو ٹیم ”B“ کو اتنی رقم دے گی لیکن اگر ٹیم ”B“ ہارے گی تو ٹیم ”A“ کو کچھ نہیں دے گی۔ یہ صورت جائز ہے۔

ان صورتوں میں سے سوال میں ذکر کی گئی والی بال والی کھیل پر جو صورت لاگو ہو اسی

کے مطابق حکم سمجھ لیا جائے۔

[۲]: ان جیسے مواقع پر نعرۂ تکبیر لگانا مناسب نہیں خصوصاً جب کھیل میں حرام شرط لگائی گئی ہو تو اس صورت میں نعرہ لگانا بلاشبہ ناجائز ہو گا۔

☼ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۝﴾

(سورۃ المائدۃ:90)

ترجمہ: اے ایمان والو! بے شک شراب، جُوا، بت اور جُوئے کے تیر سب کے سب گندے اور شیطانی کام ہے، لہٰذا ان سے بچو!

☼ علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی (ت 1252ھ) جُوے کے بارے میں لکھتے ہیں:

لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُقَامِرَيْنِ مِمَّنْ يَجُوزُ أَنْ يَذْهَبَ مَالُهُ إِلَى صَاحِبِهِ، وَيَجُوزُ أَنْ يَسْتَفِيدَ مَالَ صَاحِبِهِ وَهُوَ حَرَامٌ بِالنَّصِّ.

(رد المحتار مع الدر المختار: ج9 ص665 کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع)

ترجمہ: جُوئے میں یہ بھی ممکن ہے کہ ایک فریق کا مال دوسرے فریق کے پاس چلا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انسان دوسرے فریق کے مال سے نفع حاصل کرے، اس لیے یہ جُوا شرعاً حرام ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

27-فروری 2021ء